

نچسٹرویل نمبر ۲۶۵

ماہوار می سالہ

شعرا

مقالات

بھیرہ (پنجاب)

مدیر
ظہور احمد بلوی

چند سالانہ
(دعا)

دو روپیہ

سازگار

علی حضرت جامع الشریعت الطریق فخر العلماء قدس البکین
زیدہ العارفین امام العاشقین مولانا محلج محمد زکریا لکھنوی نور الدین
اعراض و مفت احد

۱۲، اصلاح رسوم ۱۳، احیاء و اشاعت علوم دینیہ -
۱۴، اندرونی و بیرونی عملوں سے اسلام کا تحفظ تبلیغ و اشاعت اسلام

قواعد و ضوابط

- ۱۔ رسالہ کی عام قیمت دو روپیہ سالانہ مقرر ہے۔ مگر جو صاحب پانچ روپیہ یا اس سے زیادہ قسم بغیر اعانت ارسال فرمائیں گے وہ معاون خاص منظور ہوتے ایسے حضرات کے اسماء گرامی شکرہ کے ساتھ درج رسالہ ہوا کریں گے۔
- ۲۔ غریب اور مفلس اشخاص اور طلباء کیلئے رعایتی قیمت ڈیڑھ روپیہ سالانہ مقرر ہے۔
- ۳۔ محترم حزب الانصار اور حزب الانصار کے معاونین کی خدمت میں رسالہ بلا معاوضہ بھیجا جائیگا۔ چند ممبری کم از کم چار آنہ (۴) ماہوار مقرر ہے۔
- ۴۔ جو صاحب کم از کم ۵ خریداریں گے وہ معاونین میں شمار ہونگے۔ اور ان کی خدمت میں ان کی خواہش پر ایک سال کیلئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔
- ۵۔ بذریعہ دی پی ارسال کرنے پر ہم زیادہ خرچ ہوتے ہیں۔ نیز بعض اصحاب دی پی واپس کرتے ہیں ایسے دفعہ کا نقصان ہوتا ہے لہذا جملہ خریداران زرخندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمایا کریں۔

۶۔ نمونہ کارچہ ہر کے ٹکٹ آنے پر ملے گا۔ مفت نہیں بھیجا جائیگا۔

۷۔ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ۲۰ تاریخ کو پھر سے ڈاک میں ڈالا جاتا ہے۔ چونکہ رسالے کے چھپوں کی آج کل کثرت ہے۔ اس لئے جس صاحب کو نہ ملے۔ وہ یکم سے پہلے اطلاع دیں ورنہ دفعہ ذمہ دار نہ ہوگا۔ جملہ خط و کتابت و ترسیل نام

میںجی ریسٹا شمس السلام بھیرہ (پنجاب) دہلوی چٹا گچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ماہواری سالہ
شمس الاسلام

جلد بابت ماہ دسمبر ۱۹۳۳ء مطابق ماہ حرجب ۱۳۵۶ھ نمبر ۱۲

نمبر	فہرست مضامین	صفحہ
۱	باب التفسیر	۲
۲	باب التحدیث	۴
۳	باب الفقہ	۷
۴	سلبِ جواہر	۹
۵	تحقیق المسائل (تیمم)	۱۳
۶	دعوتِ عمل	۱۸
۷	پیغمبرِ اسلام ایک طبیب کی حیثیت میں	۲۰
۸	حزب الانصار کا پہلا سالانہ عظیم الشان اجلاس	۲۸
۹	خدیجان کی خدمت میں گزارشِ نظم	۲۹
۱۰	قادیانوں کے زہریلے عقائد	۳۰
۱۱	لطائف الغرائب	۳۱
۱۲		۳۹

از مولانا مولوی محمد عبدالشکور صاحب لکھنؤی

مدیر

عبدالحی صاحب فاروقی (ماخوذ)

مدیر

فیجبر حب

مولوی کرم الدین صاحب
تفسیر ساگر تری تراولینڈی

باب التفسیر

(از مولانا محمد عبدالشکور صاحب لکھنؤ)

اِنَّ الدِّينَ اَصُوُّوَالَّذِيْنَ هَاجَدُوْا وَجَا هَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولَٰئِكَ
يَرْجُوْنَ رَحْمَةً اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ط (سورۃ بقرہ کو ۲۳۶)
(ترجمہ) بہ تحقیق جو لوگ ایمان لائے اور جن لوگوں نے ہجرت کی۔ اور
راہِ حق میں جہاد کئے۔ وہ لوگ اللہ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں
اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مہاجرین کو اپنی رحمت کا امیدوار
قرار دیا۔ یعنی اُن کو اپنی رحمت کا مستحق ارشاد فرمایا۔ اس سے زیادہ
نص صریح مہاجرین کی فضیلت میں اور کیا ہوگی۔

لیکن مذہبِ شیعہ کی تعلیمات کو صحیح تسلیم کیا جائے۔ تو معاذ اللہ
یہ آیت غلط ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اول تو آیت اُسنے الفاظ کا عموم اور
اُن کی وسعت کا تقاضا یہ ہے کہ پوری جماعت مہاجرین کی اس
صفت کے ساتھ موصوف ہو۔ پوری نہ ہو تو چاروں میں سے کسی
دلیل شرعی کی وجہ سے خارج کر دئے جائیں۔ مگر مذہبِ شیعہ یہ کہتا ہے کہ
مہاجرین کی ساری جماعت گمراہ تھی۔ تینوں خلفاء کے ہاتھ پر سب نے
برضا و رغبت بیعت کی تھی۔

احتجاج طبرسی مطبوع ایران صفحہ ۸۷ میں ہے ما من الا ملة
احد بالبع مكرها غدير علي و از بعثنا يعني امت میں کوئی نہ تھا
جس نے بغیر دلی رغبت کے حضرت ابوبکر کے ہاتھ پر بیعت کی ہو۔ سوا
علی اور ہمارے چار شخصوں کے۔ تو یہ چار شخص بھی سب مہاجرین

نہیں ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ساری جماعت مہاجرین کی باسثناء دو تین شخصوں کے گمراہ ہوئی۔ اور خدا کی رحمت کے مستحق نہ رہے۔ بھلا اس آیت کو دیکھ کر کون سمجھ سکتا ہے کہ ان وسیع الفاظ کے مصداق صرف دو تین اشخاص ہیں۔ دوسرے یہ کہ مذہب شیعہ کو غائر منظر سے دیکھئے تو یہ دو تین اشخاص بھی مستثنیٰ نہیں ہو سکتے۔ خلفاء ثلاثہ اور ان کے ساتھ والے تو ظلم اور اعانت ظلم کی وجہ سے مستحق رحمت نہ رہے۔ حضرت علیؓ اور ان کے تین چار اس وجہ سے مستحق نہ رہے کہ حضرت علیؓ نے باوجود قدرت کے ان مظالم کو نہ روکا۔ اپنے زمانہ خلافت میں بھی ان مظالم کو قائم رکھا اور وصیت آسمانی کے خلاف حضرت ام المومنین و طلحہ و زبیر اور حضرت معاویہ سے جنگ کی۔ بلکہ خوارج سے جو جنگ کی وہ بھی خلاف وصیت تھی۔ لہذا مہاجرین میں سے ایک شخص بھی مستحق رحمت نہ رہا۔ ایک بات یہ بھی قابل لحاظ ہے۔ کہ آیت میں مہاجرین کا عنوان قائم کر کے فضیلت بیان فرمائی گئی ہے معلوم ہوا کہ یہ وصف عنوانی یعنی ہجرت اس فضیلت کا سبب ہے۔ لیکن شیعہ صاحبان حضرت علیؓ کی جو کچھ فضائل بیان کرتے ہیں۔ ان کا سبب ہجرت کو نہیں قرار دیتے۔ بلکہ دوسری باتیں بیان کرتے ہیں۔ لہذا آیت تو بہ صورت غلط قرار دی جائیگی۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

حضرت شیخ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ازالۃ الخفاء میں اس آیت کے تحت میں لکھتے ہیں۔

اگر متعصبی گوید کہ اس ہمہ کلمات عموم است پچھل کہ مراد بعض افراد دیگر باشند گویم عام بعض افراد حدیث دار و اما آنکہ در آں وصف ابلغ و اشہر باشند و از ہم پیش قدم و در اول سملع کلام نظر مخاطباں بر

اگر کوئی متعصب کہے کہ یہ سب الفاظ عام میں ممکن ہے کہ ان سے مراد بعض دوسرے افراد ہوں۔ تو ہم کہیں گے کہ لفظ عام کو بعض افراد میں منحصر کرنے کی کوئی حد ہوتی ہے۔ اور جو لوگ اس صفت میں رہتے

آناں افتد۔ عزل ایں جماعت از میان عموم کثرت عرب نیت - و مسکود آں را مگر غیر بلخ و نہ فہمد آں را مگر نادان سبحانک ہذا کہستان عظیم۔ و اگر متعصب عود کند گوید اول ایں ہمہ فضائل ثابت۔ بعد از اں جدا گشت بسبب بعض سیات گویم ایں بد نزارت اند آں از ابتدائے نشو و نمائی اسلام تا قیام قیامت ایں آیات در صلوات و محافل و محاضر تلاوت میکنند و خوانند کرو۔ اگر ظاہر متبادر او مراد نہ باشد۔ تدلیس عظیم در ہر زماں و ہر طبقہ پیدا ہوتو۔ تعالیٰ اللہ عن ذالک علواً کہلوا۔

نمازوں میں محفلوں اور جمعوں میں پڑھی جاتی ہیں۔ اور پڑھی جائیں گی۔ اگر ان کا مفہوم ظاہری مراد ہی نہیں ہے تو ہر زمانے میں اور ہر طبقہ میں بڑا فریب لازم آیا۔ اللہ برتر ہے۔ اس سے کہ فریب دے بڑی برتری کر کے۔ (ماخوذ از تفسیر آیات مدح مہاجرین)

زیادہ پیش قدمیوں اور اس صفت کو سنتے ہی مخاطب کی نظر انہی کی طرف اٹھتی ہو۔ ان لوگوں کو اس لفظ عام سے نکال دینا کثرت عرب کے خلاف ہے اسی بات نہ کہیں گے۔ مگر وہ جو بلخ اور اس بات کو نہ سمجھیں گے مگر وہ جو بیوقوف ہو۔ سبحانک ہذا کہستان عظیم۔ اور اگر متعصب یوں کہنے لگے۔ کہ ابتدا میں یہ سب فضائل ان میں تھے بعد اس کے زائل ہو گئے۔ بعض گناہوں کے باعث سے تو ہم کہیں گے۔ کہ یہ پہلے سے بھی زیادہ بدتر ہے اسلام کے نشو و نما کے آغاز سے قیام قیامت تک یہ عین نمازوں میں محفلوں اور جمعوں میں پڑھی جاتی ہیں۔ اور پڑھی جائیں گی۔ اگر ان کا مفہوم ظاہری مراد ہی نہیں ہے تو ہر زمانے میں اور ہر طبقہ میں بڑا فریب لازم آیا۔ اللہ برتر ہے۔ اس سے کہ فریب دے بڑی برتری کر کے۔ (ماخوذ از تفسیر آیات مدح مہاجرین)

باب الحدیث

(الاطاعتہ)

اما رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ میں دو چیزیں چھوڑتا ہوں۔ جب تک تم ان پر قائم رہو گے۔ ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت یعنی طریقہ (مشکوٰۃ)

۲۔ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ کہ جس نے میری اطاعت کی اُس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔ اور جس نے مجھ سے سرکشی کی۔ اُس نے اللہ سے سرکشی کی۔ جس نے امیر کی اطاعت کی اُس نے میری اطاعت کی۔ اور جس نے امیر یعنی حاکم سے سرکشی کی۔ اُس نے مجھ سے سرکشی کی۔ اور ابام دھال ہے جس کی آڑ میں لڑا جاتا ہے اور اسی سے بچایا جاتا ہے۔ اور حاکم پہنیزگاری اختیار کرے۔ اور انصاف کا طریقہ برتے۔ تو اس کا اجر اس کو ملیگا۔ ورنہ اُس کا بار اُس پر رہے گا۔ (ابو ہریرہ۔ مشکوٰۃ)

(یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر نیکھے غلام کو تم پر حاکم کر دیا جائے۔ اور وہ کتاب اللہ کے موافق تم کو چلائے۔ تو اس کو سنو اور اطاعت کرو۔) (ام الحصین مشکوٰۃ)

(۴) مسلمان آدمی پر سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے۔ اُن امور میں جو پسند ہوں۔ اور نیز اُن امور میں جو پسند نہ ہوں جب تک گناہ کا حکم نہ دیا جاوے۔ مگر جب گناہ کے لئے حکم ہو۔ تو اُس کا سننا اور اطاعت کرنا نہیں چاہئے۔ (ابن عمر)

(۵) رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی میں اطاعت نہیں کرنی چاہئے۔ اطاعت صرف نیک باتوں ہی میں کرنی لازم ہے۔ (علی۔ مشکوٰۃ)

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص کسی اپنے امیر کی طرف سے کوئی برائی دیکھے۔ چاہے کہ صبر کرے۔ اس لئے جو شخص جماعت سے مفارقت کرے۔ اور اُسی حال میں مر جائے تو جاہلیت کی موت مرے گا۔ (ابن عباس۔ مشکوٰۃ)

(۷) حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ فرماتے تھے۔ "جو اطاعت سے باہر ہو اور جماعت سے الگ ہو جائے۔ اور اس حالت میں مفارقت میں

مر جائے تو جاہلیت کی موت مرے گا۔ اور جو ایسے جھنڈے نیچے لڑے جس کا حق پر ہونا معلوم نہ ہو۔ اور اس کا غضب محض تعصب پر مبنی ہو تعصب کی لوگوں کو ترغیب دے۔ اور تعصب کی مدد کے یعنی اللہ کے لئے نہ لڑے پس اگر وہ قتل ہوگا۔ اور میری اُمت پر شمشیر کشی کرے اور نیک اور بد کو مائے۔ اور مومن سے درگزر نہ کرے۔ اور معاہدہ والوں کا عہد پورا نہ کرے۔ وہ مجھ سے نہیں ہے اور نہ میں ان سے ہوں (ابو ہریرہ - مشکوٰۃ)

(۸) رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ پانچ چیز کا تم کو حکم کرتا ہوں جہاں عت کا اور سننے اور اطاعت کرنے کا۔ اور ہجرت کا اور اللہ کی راہ میں کوشش کرنے کا۔ جو شخص ایک بالشت بھی گروہ سے علیحدہ ہوا۔ حلقہ اسلام سے باہر ہوا۔ مگر یہ کہ رجوع کرے۔ اور جو شخص جاہلیت کے دعووں کی طرف لوگوں کو بلائے۔ وہ دوزخ کا ایندھن ہے۔ اگرچہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔ اور گمان کرے کہ وہ مسلمان ہے۔ (عن حارث الاشجری مشکوٰۃ)

(۹) زیاد فرماتے ہیں۔ ابو بکر کے ہمراہ ابن عامر کے منبر کے قریب بیٹھا تھا اور ابن عامر خطبہ پڑھتا تھا۔ اور بارہ ایک کپڑے کا لباس پہن رہا تھا۔ ابو بلال نے کہا۔ ہمارے امیر کو دیکھو۔ او بائشوں کا سا لباس رکھتا ہے۔ ابو بکر نے کہا۔ خاموش رہو۔ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے۔ جو اس شخص کی امانت کرے۔ جسے اللہ نے زمین کا بادشاہ بنایا ہو۔ اللہ تعالیٰ اُس کی امانت کرتا ہے (زیاد بن کبیب مشکوٰۃ)

(۱۰) رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ جنہوں کی حکومت سے۔ سب نے پوچھا۔ یا رسول اللہ۔ اس سے کیا مراد ہے۔ آپ نے فرمایا۔ میرے بعد امیر ہونگے جو لوگ اُن کے پاس جائیں گے۔ اُن کے جھوٹ کی تصدیق کریں گے۔ اور ظلم پر اُن کی مدد کریں گے۔ وہ مجھ سے نہیں ہیں۔ اور نہ میں اُن سے ہوں۔

اور وہ میرے ساتھ حوض کوثر پر موجود نہ ہونگے۔ جو ایسے امیروں کے پاس نہیں جائیں گے۔ اور نہ اُن کی جھوٹی باتوں کی تصدیق اور نہ ظلم کرنے میں اُن کی مدد کریں گے۔ پس وہ میرے گروہ سے ہیں۔ اور میں اُن میں سے ہوں۔ یہی لوگ حوض کوثر پر میرے ساتھ ہونگے۔ (کعب بن عجرہ مشکوٰۃ)

بالفقہ

تیمم

تیمم امورات ذیل میں کرنا واجب ہے۔ ۱، جبکہ پانی نہ ملے۔ یا پانی ایک کو اس کے فاصلہ پر ہو۔ (۲، اگر پانی تھوڑا ہو۔ اور وضو کرنے سے آپ یا اُس کا جالور یا سارہ جائے۔ ۳، پانی کے گھاٹ پر اگر دشمن کا خوف ہو۔ یا کوئی درندہ یا موزی جا نور پھیا ہو، کنواں ہے مگر اُس کے پاس نہ کالنے کا سامان نہیں ہے۔ ۴، کسی کے پاس پانی ہے۔ وہ بلا قیمت نہیں دیتا۔ اور خیر مدار کے پاس قیمت نہیں ہے۔ یا قیمت ہے مگر فروخت کنندہ اس قدر قیمت مانگتا ہے۔ کہ خریدار ادا نہیں کر سکتا۔ ۵، پانی تو موجود ہے۔ مگر بیماری کی حالت میں وضو نہیں کر سکتا۔ یعنی اگر وضو یا غسل کرنے سے بیمار جانتا ہے کہ میں مر جاؤں گا۔ یا مرض بڑھ جائیگا۔ یا دیر میں صحت ہوگی۔ ان سب صورتوں میں جنبی (بے غسل) یا محدث (بے وضو) کو تیمم کرنا درست ہے۔ تیمم مرد اور عورت دونوں کے واسطے بجائے غسل اور وضو کے ہے۔ جو عورت حیض یا نفاس سے صاف ہوئی ہے اور غسل یا وضو اس کو مرض کا خوف ہے۔ وہ بھی تیمم کر لے۔

عیدین اور حجازہ کی نماز کے واسطے اگر پانی موجود ہو۔ مگر اندیشہ ہو۔ کہ اگر وضو کرونگا۔ تو نماز جاتی رہے گی۔ تو تیمم درست ہے۔ بادشاہ اور امام کو پانی کی موجودگی میں تیمم درست نہیں ہے۔ کیونکہ اُن دونوں کو نماز جانے کا اندیشہ نہیں۔ لوگ اُن کے منتظر رہیں گے۔ نماز پہنچا نہ اور جمعہ کے فوت ہونے کی دہشت تھے پانی کی موجودگی میں تیمم درست نہیں۔ کیونکہ جمعہ کا بدلہ ظہر ہے۔ اور دن کا بدلہ قضاء تیمم اس ترتیب سے کرنا چاہئے۔ کہ پہلے نیت کرے۔ نیت کرتا ہوگ تیمم کی واسطے پاکی کے اور دُور ہونے جنابت یا محدثی کے کیونکہ نیت تیمم میں فرض ہے۔

ترتیب تیمم۔ پھر پاک زمین پر دونوں ہاتھ ایک بار مار کر تمام منہ پر بال جھنے کی جگہ سے اٹھو ڈھکی کے نیچے تک اور کان کی ایک لوسے دوسری لوسے تک پھیرے۔ پھر دوسری بار دونوں ہاتھوں کو زمین پر مار کر کہنوں تک مسح کرے۔ اس طرح کہ پہلے بائیں ہاتھ سے دائیں ہاتھ کو پھر دائیں ہاتھ سے بائیں کو مسح کرے۔ اگر ذرا سا کوئی اندام باقی رہ جائے تو تیمم درست نہ ہوگا۔

فرض تیمم کے یہ ہیں

۱، نیت کرنا۔ ۲، چہرہ کا مسح کرنا۔ ۳، دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا۔ صرف دو ہاتھ مارنے کا حکم ہے۔ اور دوبار ہاتھ مارنا کافی ہے لیکن جب تک انگلیوں کے اندر غبار نہ پہنچا ہو۔ تو تیسری بار مار کر انگلیوں میں خلل کرنا چاہئے۔

اگر کوئی شخص بے وضو اور جنبی ہو تو اس کو دونوں کے واسطے ایک تیمم کافی ہے۔ نیت دونوں کے واسطے کرنی چاہئے۔ اگر ایک واسطے نیت کرے تو دوسرے کا تیمم نہ ہوگا۔ پاک سٹی اور جو کچھ کہ زمین کی جنس سے ہو۔ اس پر تیمم کرنا درست ہے۔ زمین کی جنس سے

خصوصاً خاک بچھر مڑا لے۔ سرمہ وغیرہ سے تیمم درست ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ پاک ہوں۔ بچھر اگر پلید گرد جمی ہو۔ تو تیمم درست نہیں ہے۔ گرد اور کچی اینٹ پر تیمم درست ہے۔ سونا چاندی۔ لہا۔ مٹیل۔ تاناہا وغیرہ سے تیمم درست نہیں۔ اگر یہ سب گلی ہوئی نہ ہوں اور مٹی میں لی ہوئی ہوں تو تیمم درست ہے۔ گیہوں۔ جو۔ مکی باجرہ وغیرہ اناج سے بھی تیمم درست ہے۔ اگر ان پر گرد وغبار ہو۔ راکھ سے تیمم درست نہیں جس زمین پر دت ایک نجاست ہے۔ تو اُس پر تیمم درست نہیں۔ گودہ زمین سوکھ گئی ہو۔ اور نجاست کا اثر جاتا رہا ہو۔ مگر نماز درست ہے۔ پاک کپڑے اور دوسری چیز جن پر گرد جمی ہو۔ اُس پر بھی تیمم درست ہے تیمم اور وضو کے مفادات و نواقص مکروہات وغیرہ ایک ہی ہیں یعنی احوال و صورتوں میں وضو جاتا رہتا ہے۔ اُن صورتوں میں تیمم بھی نہیں رہتا۔ فرق صرف اتنا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص سب طرح سے عاقبت میں ہے۔ اور وضو کرنے سے کسی طرح کی تکلیف نہ پہنچے۔ اور پانی بھی موجود ہو۔ تو اُس حالت میں تیمم نہیں رہتا۔

سلک جوامہر

(از ملفوظات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
جناب امیر المومنین ارشاد فرماتے ہیں کہ جس شخص میں تین چیزیں عقل۔ علم۔ حلم موجود ہوں تو وہ کامل الایمان ہے۔
تین خصلتیں ایسی ہیں کہ اُن سے بڑھ کر کوئی اچھی خصلت نہیں۔ (احسن ادب ۲۵) شک اور تہمت کی باتوں سے پرہیز رکھنا
(۳) حرام کاموں سے بافر رہنا۔
تین صفتیں ایسی ہیں کہ اُن میں مروت پائی جاتی ہے۔ نگاہ نیچے کھینا
آہستہ بولنا۔ اور درمیانہ چال سے چلنا۔

تین صفتیں ایسی ہیں کہ اُن سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ یعنی حق کو لازم پکڑنا۔ باطل سے پرہیز کرنا۔ اور ایک کاموں میں کوشش کرنا۔ تین کاموں سے کبھی جیانا نہ کرنی چاہئے۔ مہمان کی خدمت باپ اور اُستاد کی تعلیم کے لئے کھڑا ہونا۔ حق کی تلاش کرنا۔

تین صفتیں مروت کی جڑ ہیں۔ بغیر سوال کے عطا کرنا۔ سوائے عہدہ کے وفا کرنا۔ تنگدستی کی حالت میں باسٹا رہنا۔

تین صفتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں موجود ہوں وہ کامل الایمان ہے۔ جب راضی اور خوشی ہو۔ تو خوشی میں۔ اگر کوئی بُرا کام نہ کرے جب ناخوش ہو تو ناخوشی سے باہر نہ ہو جائے۔ جب قدرت پائے۔ تو کسی سے کوئی ایسی چیز نہ لے جو اُس کی نہ ہو۔

تین خصالتیں محکم مروت ہیں۔ تنگدستی کی حالت میں سخاوت دولت کے بغیر برو بار می اور تحمل اختیار کرنا۔ سوال سے بچے رہنا۔

تین صفتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں وہ موجود ہوں اُسے دُنیا و آخرت کی بہتری نصیب ہوتی ہے۔ خدائے تعالیٰ کی تقدیر پر راضی ہونا۔ مصیبت میں صابر رہنا۔ نعمت و خوشحالی میں شکر گزار ہونا۔

تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں وہ موجود ہوں۔ وہ ضرور کامل الایمان ہے۔ غصے اور خوشی کی حالت میں انصاف کرنا۔ فقر اور غنا دونوں حالتوں میں میانہ روی اختیار کرنا۔ خدا تعالیٰ کے عذاب کا خوف اور اُس کی رحمت کی اُمید دونوں برابر رکھنا۔ تین چیزیں جنت کے خزانوں میں نہیں۔ مصیبت۔ صدقہ اور مرض کو چھپانا۔

تین چیزیں تمام خیرات کا سرمایہ ہیں۔ نعمتوں کی شکر گزاری۔ عہد کی وفاداری۔ صلہ رحمی اور حفاظت قرابت داری۔

تین چیزیں مومن کی زینت ہیں۔ خدا تعالیٰ کا تقویٰ اور

پہنیز گاری۔ راست گفتاری (سچ بولنا) امانت داری۔
 تین چیزیں محبت کا موجب ہیں۔ دین داری۔ تواضع۔ سخاوت۔
 تین چیزیں دین کی جڑ ہیں۔ پاکدامنی۔ پہنیز گاری اور حیا۔
 تین چیزیں آدمی کو لوگوں کے دلوں میں محبوب بنا دیتی ہیں۔
 حسن خلق۔ نرمی طبع۔ تواضع۔
 تین چیزیں دین کے کمال کی نشانی ہیں۔ اخلاص۔ یقین۔ فیما

فضائلِ شعبان

ماہ شعبان متبرک مہینوں میں سے ہے۔ اسلامی دنیا میں ماہ
 رجب تطہیر اموال یعنی ادائیگی زکوٰۃ کیلئے مخصوص ہے۔ اور ماہ شعبان
 تطہیر جسم یعنی نوافل و عبادت میں گزارا جاتا ہے۔ تاکہ رمضان المبارک
 میں اللہ تعالیٰ کی رحمت و بخشش کے امیدوار بن سکیں۔ جس طرح ایک
 شہنشاہ کی آمد سے پہلے فرس و درو دیوار کی صفائی ضروری ہے۔
 مشکوٰۃ شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 کہ میں نے سوائے رمضان المبارک کے کسی مہینہ میں پورے روزے
 رکھتے نہیں دیکھا۔ اور کسی مہینہ میں شعبان سے زیادہ رکھتے نہیں دیکھا۔
 یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ماہ شعبان میں نفلی روزے رکھا کرتے
 تھے۔ حضرت ابوہریرہ سے مشکوٰۃ شریف میں مروی ہے۔ کہ فرمایا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب شعبان کا مہینہ نصف گزر جائے۔ تو
 پھر روزہ نہ رکھو۔ یہ اس واسطے کہ رمضان المبارک کے لئے قوت حاصل
 ہو۔ اور یہ بھی حکم ہے۔ کہ رمضان کی خاطر شعبان کے چاند کی تلاش و تحقیق
 کر لیا کرو۔ تاکہ رمضان کے حساب میں غلطی نہ ہو۔ ماہ رمضان کی پندرہ
 رات کو شب بلبت کہتے ہیں۔

ابن ماجہ میں ابو موسیٰ سے مرفوعاً روایت ہے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ شعبان کی پسند رہویں رات کو مخلوق کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ پس سب کے گناہ بخش دیتا ہے۔ لیکن مشرک اور کینہ رکھنے والوں کو نہیں بخشتا۔ یعنی اسی رات میں عام بخشش اور انعام ہوتا ہے۔ مگر جو مشرک ہو۔ یا وہ شخص جو مسلمان بھائی سے کینہ اور بغض رکھتا ہو بخشش سے محروم رہتے ہیں۔

مشکوٰۃ باب قیام شہر رمضان حضرت عائشہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شعبان کی پسند رہویں تاکو اللہ پاک پہلے آسمان کی طرف اُترتا ہے۔ پھر اس قدر لوگوں کو بخشتا ہے کہ نبی کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ۔ یعنی نبی کلب بکریوں کی کثرت کی وجہ سے عرب میں مشہور تھے۔ اسی لئے اُن کی بکریوں کے بالوں کی مثالیں بیان فرمائیں۔

مشکوٰۃ کے باب مذکور میں حضرت علی سے مرفوعاً روایت ہے کہ فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب شعبان کی پسند رہویں رات ہو لیں قیام اور عبادت کرو۔ اس رات میں اور روزہ رکھو۔ اس کے دن کو کیونکہ تحقیق اللہ تعالیٰ غروب آفتاب کے وقت پہلے آسمان پر نزول فرماتا ہے۔ پس ندا دیتی ہے کہ آیا کوئی بخشش مانگے والا ہے۔ پس بخشش کروں میں واسطے اُس کے۔ کوئی روزی مانگے والا ہے۔ پس روزی دوں میں اُس کو۔ کوئی مصیبت زدہ فریاد مانگے والا ہے۔ پس مصیبت دور کروں میں اُس کی۔ کوئی ہے کسی حاجت و مراد والا۔ برابر یہی ندا ہوتی رہتی ہے۔ جب تک کہ صبح نہکلے۔

مشکوٰۃ کے اسی باب میں حضرت عائشہ سے روایت سے یہ الفاظ آئے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے کہ تم جانتی ہو کہ رات میں کیا ہوتا ہے۔ اس پر حضرت عائشہ نے عرض کیا فرمائیے یا رسول اللہ۔ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جتنے

آدمی اس سال میں پیدا ہونے والے یا مرنے والے ہوتے ہیں۔
 لکھے جاتے ہیں۔ اور اس رات میں سب کے عمل سال بھر کے پیش
 ہوتے ہیں۔ اور سب کی روزی سال بھر کی اُترتی ہے۔ مسلمانوں کیلئے
 لازم ہے۔ کہ شبِ برات کو رات بھر عبادت کریں۔ دن کو روزہ رکھیں
 شرک اور کینہ (اخلاقِ ردیہ) وغیرہ سے توبہ کریں۔ اللہ تعالیٰ سے
 اپنے اور مُردوں کے لئے بخشش طلب کریں۔ علاوہ اس کے اپنی ہر
 حاجت کا سوال اللہ تعالیٰ سے کریں۔ بدعات سے اجتناب کریں۔
 مثلاً آتش بازی اور دوسری قسم کی تنویات جو کفار کی تقلید میں اختیار
 کی جاتی ہیں۔ ان کا کوئی شرعی ثبوت موجود نہیں۔ بلکہ باتفاقِ فتویٰ
 علماء کرام ناجائز ہیں۔ سلفِ صالحین اس ماہ میں نوافلِ کثرت سے پڑھا
 کرتے ہیں۔ چنانچہ کتابِ جوامعِ خمسہ وغیرہ میں سدرجہ ذیل نوافل و
 ادعیہ معہ ترکیب برائے افادہ درج کی جاتی ہیں۔

شبِ اول میں بارہ رکعات ہر رکعت میں بعد فاتحہ اخلاص ۵۰ اتر
 شبِ برات ۱۱ رکعت پچاس سلام سے ہر رکعت میں بعد فاتحہ اخلاص
 دس بار۔

خواجہ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ شبِ
 برات کو بارہ رکعت پڑھی جائیں۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ اخلاص ۵۰ بار
 شبِ برات کو جس قدر ہو سکے۔ یہ دعا پڑھی جائے۔
 اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ رَحِيمٌ عَفْوَ عَنَّا۔

تحقیق المسائل

جنابِ کرم و محترم مندام فیوضکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اقلیٰ لدیکم
 قبل اس کے ایک نیا نامہ کارڈ بجوابِ نوزِ شکنامہ لفاقیہ جنابِ بنا بیج
 ۱۱ ستمبر ۱۹۳۳ء ارسال خدمت کر چکا ہوں۔ اس وقت ایک استفتاء

ضروری درباب مسئلہ یتیم فقیر کے حضرت والد ماجد مولانا سید شاہ احمد حین صاحب حنفی قادری قدس سرہ الفیض کا قلمی فقیر کے پاس محفوظ تھا۔ اس کو بضرر اشاعت و فائدہ علم کے خدمت شریف میں ارسال کرتا ہوں۔ کہ مسئلہ یتیم سے بھی اکثر مسلمان غافل ہیں۔ اور جہاں چاہتے ہیں ملاقات یتیم کر لیتے ہیں۔ امید کہ بنظر افادہ عوام و ملاحظہ خواہ اہل اسلام اس کو مندرجہ رسالہ شمس الاسلام فرما کر فقیر کو موقعہ تشکر کا عنایت فرما دیں۔

سوالات

کیا حکم ہے یتیم کا اُپر اس زمین یا دیوار کے جو ایک مرتبہ نجس ہو کر خشک ہو جائے۔ آیا خشک ہو جانے سے طہارت ہوتی ہے یا نہیں اور اس ملک میں جو پانی نجس سے دیوار اٹھانے کا معمول ہے اور دیواروں پر بارش کا پانی کثیر رہتا ہے۔ لہذا اثر تجارت کا باقی نہیں رہتا ہے۔ پس وجہ جہاں پانی کے اُن دیواروں کو طہارت حاصل ہوتی ہے یا نہیں اور اس پر یتیم درست ہے یا نہیں۔ اور گروہ لودہ پارچہ و تکبیر پر جو یتیم کرنے کا معمول ہے۔ اس کا کیا حکم ہے اور کیا طریقہ ہے۔

هوالموفق والملمع والميسر للصواب
والله المرحم والمساب

جواب

حسب روایات کتب فقیہ حنفیہ کے زمین کا مظهر مونا واسطے یتیم کے ضرور ہے۔ ایسی حالت میں جو زمین کہ فقط ظاہر مظهر نہیں ہو۔ اس پر یتیم درست نہیں ہے۔ اور تفصیل ظاہر اور مظهر کی یہ ہے کہ جب تک زمین پر نجاست نہ پہنچی ہو تین سال تک وہ مظهر ہے۔ یعنی خود بھی ظاہر ہے۔ اور دوسری چیز کو بھی ظاہر کر سکتی ہے۔ اور جب زمین پر نجاست پہنچتی ہے۔ تب دونوں صفت اس کی زائل ہو جاتی ہے۔ بعد اس کے جب زمین خشک ہو جاوے۔ یا اس پر بہت پانی

جاری ہو۔ اور بوجہ خشکی یا جریان پانی کے اثر نجاست کا باقی نہ رہے تب
 وہ طاهر ہوتی ہے۔ مطہر نہیں ہوتی۔ پس اس پر نماز درست ہے۔ تیمم درست
 نہیں ہے۔ اور چونکہ اصل اشیا کا طہارت ہے۔ اور جب تک ثبوت
 نجاست کا نہ ہو تب تک حجر و قرینہ سے حکم نجاست کا نہیں ہو سکتا۔
 کیونکہ طہارت اصلی سابق کی بمنزل یقین کے ہے۔ اور یقین کا زوال
 بوجہ شک کے نہیں ہوتا ہے۔ لہذا جب تک دیوار کا پانی سے بنایا جانا
 متیقن معلوم نہ ہو۔ تب تک اس پر تیمم کرنے میں مضائقہ نہیں ہے۔
 مگر جب دیوار کی نجاست بالیقین معلوم ہو تب اس پر تیمم بعد خشکی اور
 جریان پانی کے بھی درست نہیں ہے۔ اگرچہ بہت روز تک بہت پانی
 اس پر جاری ہوا کرے۔ اور جو چیز جنس زمین سے ہے مثل چھپر اور
 گچ اور چوہ اور سرمہ اور مٹہر مال اور گندمک وغیرہ کے اس پر گروہو۔ یا
 نہ ہو۔ دونوں حالت میں تیمم درست ہے۔ اور جو چیز جنس زمین سے نہیں
 ہے۔ اس پر جب عبا ہو تب تیمم درست ہے۔ اور یا رجم عبا آلود اور
 تکیہ وغیرہ پر صورت تیمم کی دو طور پر ہوتی ہے۔ ایک یہ کہ جس چیز طاهر
 پر عبا ہے اس پر ہاتھ ملے۔ اور جب ہاتھ پر اثر عبا کا پہنچے تب تیمم
 کرے۔ دوسری صورت یہ ہے۔ کہ اس چیز کو حرکت دے یا ایسے طور پر
 ہاتھ ملے کہ ہوا پر عبا اٹھے۔ اور جب عبا بلند ہو تب ہاتھ کو عبا
 کے سامنے بلند کرے۔ اور جب ہاتھ پر عبا پہنچے تب تیمم کرے۔
 قال فی تیمم الماء المختار هو لغة التقصد وشرعا (فصل صعب)
 شرط المقصد انه الذیة (مطہر) خرج الارض المتنجسة اذا
 جفت فانها كالماء المستعمل واستعماله حقیقة او حکما
 لیعم التیمم باجراد ملس الخ وقال الطحاوی قوله (بمطہر متعلق
 بالتیمم ویجوز ان یخلق بمستوعبا غیر وبمطہر دون طاهر لیخرج الارض
 النجسة اذا جفت وذهب اثر النجاسة منها لان الجفاف
 مقلل والمستاصل وقليلها مانع فی التیمم دون الصلوة ویجوز

ان يعتبر القليل ما نعا في شيء دون شيء قوله - (من جنس له وض)
 دخل فيه الحجر والحصى والنورة والكحل والزرنيخ والمغرة و
 الكبريت وفي لملم الجبل روئتان والفتوى على الجواز كما في
 التجنيس والياقوت والزمرد والزمرد والغير مزج والعقيق و
 البلخش والسبجة والاحمر المشوي كذا في النحر وخرج الا شجار
 والزجاج المتخذ من الرمل والحاصل ان كل ما لا ينطبع ولا
 يتزمد وهو من جنس الارض جاز عليه التيمم والا فلا انتح
 ثم قال الطحاوي بعد ذلك وصورة التيمم بالعبارة ان يضرب
 يديه ثوبا اوليا او وسادة او ما اشبهها من الاعيان الطاهرة
 التي عليها غبار فاذا وقع الغبار على يديه تيمم او ينفض ثوبه حتى
 يرتفع غباره فيرفع يديه في الغبار في الهواء فاذا وقع الغبار على
 يديه تيمم كذا في المحيط انتح وقال في انجاس الدر المختار وتظهر
 ارض بخلاف نحو بساط يبسها اي جفافها ولو برجم وذهاب
 اثرها ككون وريم - لاجل صلوة عليها لا تيمم بها لان المشروط
 لها الطهارة وله الطهورية انتح وقال الطحاوي في شرحه
 ولو صب عليها الماء كثيرا حتى زالت النجاسة ولم يجد لها اثر
 تركها حتى نشفت طهرت كذا في السراج والخلاصة والمحيط
 انتح ثم قال وله الطهورية وهي لم توجد بالجفاف - لان
 الصعيد قبل التجنيس طاهر وطهور بالتجنيس زال لوصفان
 ثم ثبت بالجفاف شرعا احدهما اعني الطهارة فيبقى الآخر
 على ما كان عليه واذا لم يكن طهورا لا تيمم عليه انتح وقال
 في القاعدة الثالثة من الفن الاول في الاشياء والنظائر اليقين
 لا يزول بالشك ودليلها ما رواه المسلم عن ابي هريرة عن
 مرفوعا اذا وجد احدكم في بطنه شيئا فاشكل عليه -
 اخبر عنه شيئا ام لا فلا يخرج من المسجد حتى يسه

صوتنا او يجدر بها وفي فتح القدير من باب الانجاس ما بوضوح
 فنسوق عبارته بتمامها - قوله تطهير الخجاسة واجب بقدر
 الامكان واما اذا لم يتمكن من الزالة لخفاء خصوص المحل
 المتعبدات مع العلم بنجس الثوب قيل الواجب غسل طرف
 منه قاله غسلة بغير او بلا تحت تطهير وذكر الوجه يبين ان
 لا يغسل الثوب وهو ان يغسل بعضه مع ان الاصل طهارة
 الثوب ووجه الشك في قيام الخجاسة له احتمال كون المغسول
 محال فلا يقضى بالنجاسة بالشك انتهى - ثم قال لعبد
 ذلك شك في وجود نجس فلا يصل بقاء الطهارة ولذا قال
 محمل رمح موضع غلا منه الصغار والعبد بالامدى الد
 نبسة والجرار الوسخة يجوز الوضوء منه مالم يعلم به
 نجاسة فلذا اقتوا بطهارة طين الطرقات وفي الملتقط
 فائدة في الكوز لا يدري انها كانت في الجيرة لا يقضى بنفسا
 اخرى بالشك وفي خزانه الاكمل رى في ثوبه قدس او قد
 صفة في رى من اصا به لعبد ها - من اخر حدث
 حدثته وحي امني اخر قد انتهى يعني احتياط و عملا
 بالظاهر ان اخر الليل وشك في طلوع الفجر صح صومه
 ولا يغسل بغيره والليل وكذا في الوقوف والا فضل ان لا يا
 كح من شك انتهى هذا ما علمني ربي في هذا الباب
 والله سبحانه اعلم بالحق والصدق والصواب

فيقر محمد شرف الدين از مقام سمرى ديو
 بواك خانه كرهه - صوبه بهار -

دعوتِ عمل

دنیا میں ہمیشہ قوموں نے اخلاق کے بل بوتے پر ترقی کی ہے عمل پر بندھ دینے کا منشاء یہ ہوتا ہے کہ اس سے تہذیب و تزکیہ اخلاق حاصل ہو۔ اور اخلاق فاضلہ و جذبات حقہ انسانی قلب و دماغ پرستی ہو کر چرخ و دہلیز عمل پیدا کریں۔ نشو و نما ارتقاء ملت کی اساس و بنیاد تو اخلاق صالحہ و جذبات صادقہ ہیں۔ مگر ان کی نشہ و تولید نہیں ہو سکتی جب تک انسان زلیہ عمل سے اپنے آپ کو آراستہ نہ کرے۔ قرآن حکیم نے جب اور جس وقت بھی لوگوں کو ایمان باللہ کی دعوت دی۔ تو اسی کے ساتھ ساتھ عمل صالحہ کو بھی بیان کیا۔ اس نے بار بار الذین امنوا و عملوا الصالحات ہی کو کامیاب و بابراد ہو سکی بشارت دی۔ اور ان ہی کی نسبت کہا کہ اُولَئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ و اُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔

قرآن حکیم قصص و حکایات بیان کرتا ہے۔ تو ان سے مقصد یہ ہوتا ہے کہ نتائج کا استخراج و استنباط کر کے ان سے استدلال و تشبہ کا کام لیا جائے آل عمران میں بنی اسرائیل کی سب سے بڑی خرابی یہ بیان کی گئی ہے کہ ان کے علمائے سو میں یہ خرابی پیدا ہو گئی تھی۔ کہ وہ عمل کی جانب سے تو بالکل غافل اور لاپرواہ تھے۔ اور جانتے یہ تھے کہ لوگ ان کی تعریف کریں۔ مچھون ان بھل و ابھالہ لے لیں اور جب کوئی قوم تباہ ہوتی ہے۔ تو اس میں اس قسم کی خرابیوں کا پیدا ہونا ضروری و لازمی ہے۔ سب سے پہلے ایک قوم میں بے عملی و بطالت ہی رونما ہوتی ہے۔ اور پھر یہی آہستہ آہستہ اس کے تمام جسم کو ایک عضو معطل کر دیتی ہے۔

صحابہ کرام جو اس قلیل ترین مدت میں قیصر و کسریٰ کے تحت کے مالک بن گئے تھے۔ تو اس کا سب سے بڑا سبب یہی تھا کہ وہ کبیر عمل تھے۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ تعلمنا القرآن و العمل جمیعاً۔ ہم نے قرآن

پڑھنا اور اس عجمی کرنا دونوں باتیں ساتھ ہی ساتھ سیکھیں کشف الفنون میں ہے کہ انزل القرآن لیجلبہ۔ قرآن کا نزول تو اس لئے ہوا تھا کہ لوگ اس پر عمل کریں۔ مگر اسی حقیقت کو سب سے پہلے فراموش کیا گیا۔ اور یہ انسی غفلت کا نتیجہ ہے۔ کہ مسلمان تصویر تیز نزل بنا رہا ہے۔

عرب میں محاورہ ہے کہنی مید اولہ نکلن لسانا کام کرنے والا ہاتھ بنو ایک قوال زبان کس کام کی ہے۔ اسی لئے عرب کہا کرتے تھے۔ کہ جو شخص زیادہ بکواس کرتا ہے۔ اس کی قوتِ عملیہ بیکار ہو جاتی ہے۔ کثرة الکلام تنبی عن قلة العمل۔ ایک شاعر سے کسی بادشاہ نے کہا۔ کہ میری تعریف کر۔ شاعر نے جواب دیا۔ افععل حتی اقول۔ کچھ کر کے دکھاؤ۔ تو میں تعریف بھی کروں گا کہ انسانی اعمال ہی بہترین نتائج کے فہم وار کفیل ہیں۔ اس لئے شہرتِ اسلامیہ نے فال بیسے کی ممانعت کر دی۔ مگر فال لیتے ہو تو اعمال سے بے کام شروع کرنے سے قبل فال لیتا ان لوگوں کا شیوہ ہے۔ جو بیکاری کی زندگی بسر کرتے ہیں۔

خلافت عباسی کا دور دورہ ہے۔ مختصم بابت کا دربار لگا ہوا ہے۔ عین اس وقت پہچہ نویس اطلاع دیتا ہے کہ ایک مسلمان لونڈی اسکندریہ میں عیبائیوں کے پاس قید ہے۔ اور مختصم بابت کے نام کی دہائی ہے یہی ہے۔ و المختصم و المختصما! کہہ بکارتی ہے۔ اور وہاں کے عیبائی اس کے ساتھ تمسخر اور استہزا کر رہے ہیں خلیفہ نے پوچھا کہ اسکندریہ کس طرف ہے۔ اور اسی وقت تخت پر کھڑے ہو کر اس جانب رخ کر کے کہا۔ لبیک لبیک۔ اور فوجوں کی تیاری کا حکم دیا۔ ایک منجم بھی وہاں موجود تھا۔ انہوں نے فال دیکھ کر کہا کہ خلیفہ کو اس جانب میں شکست ہوگی۔ مختصم دریافت کیا۔ کہ کتنی فوج کے ساتھ منجم کے جواب پر حکم ہوا۔ کہ اس سے دو گنی فوج تیار ہو۔ چنانچہ جنگ ہوئی۔ اور فتح و کامرانی کے بعد کلب سے پہلا کام جو خلیفہ نے کیا وہ یہ تھا۔ کہ اس لونڈی کو قید خانہ سے نکال کر اس سے کہا کہ خلیفہ نے تمہاری بیکار سنی، اور یہ اس کا جواب ہے۔ سو اسی پر عباد میں

مست و شادمانی کے اظہار کی خاطر دربار منعقد ہوا۔ اور ایک شاعر نے مہم
منجم کو مخاطب کر کے کہا۔ "السيف اصدق ابناء من الكتب" کتابوں
میں کیا رکھا ہے۔ عمل بہترین شاہد ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عامل کو خط لکھا اور اس میں فرمایا کہ
نماز پڑھنا۔ کہ عمل صالح کی بہترین شاہد ہے۔ فرمایا میں ضعیف الصلوة فمحو لہا
سواھا اضعیہ جو شخص نماز جسی ادنیٰ ترین جہاں تکلیف پر دست بردار ہو گیا۔
اس سے یہ کہاں توقع ہو سکتی ہے۔ کہ وہ کسی بڑے قومی کام کی سرانجام دہی اور
بلکہ ایسے بے عمل شخص پر اعتماد ہی نہیں کیا جاسکتا۔ آج کل کے والوں کی
ضرورت نہیں۔ محض خواہش و آرزو کا اظہار دلیل کامیابی نہیں۔

عرفی اگر بگڑیہ میرٹھ کے وصال

صد سال بیتوان تبت اگر بیت

ضرورت عمل کی ہے۔ از یقولون یا پسند و یقولون کو آویزہ کو سن سنانا
ہے۔ اور پھر کامیابی کی صورت دیکھنی ممکن ہو سکتی ہے۔ وودہ خط القیاد
(عبدالحی نازوقی)

پیغمبر اسلام

ایک طبیب کی حیثیت میں

(اسلام شاعت گذشتہ)

عن ابی دردا و قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم علیہ وسلم ان
انزل الداء والداء وجعل کل
داء دواء فمدا ودا واولا قدا
ووالحرام ر ابو داؤد
روایت ہے ابی دردا سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ کہ
بشک اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کو
ہے اور ہر بیماری کے واسطے دوا
مقرر کر دی ہے۔ لہذا ہم دوا کرنا
کردہ۔ لیکن حرام چیز کے ساتھ دوا نہ کرنا۔

عام طیب حلال اور حرام کا فرق نہ کر کے دوا دیا کرتے ہیں جس میں
 بعض دواؤں میں کئی کوئی پہلو نظر نہیں ہوتا۔ گرض اس نے آپ کو جہاں حکیم حسانی
 نابھہ ہاں حکمت کا شہرہ بھی قرار دیا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی حکمت مذہبی
 شائستگی کو ہاتھ سے جانے نہیں دی۔ اور بے بھی یہی بات کہ جس قدر عام
 امیہا میں دین میں حکماء نے نقصان ہی کا اندیشہ نہ کیا ہے۔ پھر
 تعجب ہے کہ نقصان دہ اسفہا سے کیونکر فائدہ کی امید رکھنی چاہئے۔
 یہ اور بات ہے کہ کسی وقت نقصان دہ چیز فائدہ سے جابجائے
 اپنے کا بھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ ضرورت شدید پر ایسی اسفہا کے استعمال
 کو جائز رکھا ہے۔ اور پھر اس کے ساتھ شرطیں لگائی ہیں۔ کہ حد اعتدال
 کے مختلف نہ ہو جائے۔ جس میں بجائے فائدہ کے الٹا نقصان ہو گیا

عنہ عمیر بن النعمان عن ابیہ قال کان فی وفد تقیف رجل محذوم
 فارسل الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیکرمہ لافید یا یعناک فاحضر
 (مسلم)

پیش کر لیا ہے۔ لہذا تو اس پر بلا جہاں سے پاس نہ آتا۔
 نہ ایک اور حد میں ہے جس میں جہاں سے اس طرح بھانگے فرمایا ہے
 جسے کوئی نہیں جانتا ہے۔ یہ حدیث اور مذکورہ حدیث دونوں میں ہیں
 اس کی کہ یہ مرض متعدی ہے۔ اور طبیب بھی اس کے قائل ہیں۔ اور اس کے
 جہاں سے اس کی بول ہے۔ اس کو شیر سے تشبیہ کیا اس سے بھلنے کا حکم
 دیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ کہیں غیر کی طرح یہ مرض بھی ہماری جانب

تو بعض علماء نے دوسری حدیث کو (لا یدوی) سے انعطاف نظر فرمایا کہ
 حدیث امیر سے انکار فرمایا ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ اور اس میں کوئی تہدیر

نہ ہوئیں اس مرض میں تعدیہ کا ہونا خود اصل حدیث سے ثابت ہو رہا ہے دوسرے یہ کہ علماء دین کے مسئلے جانتے ہیں۔ اور اس حدیث کا تعلق علم طب سے ہے۔ پس جو شخص علم طب سے واقف نہ ہو۔ اس کا اعتنا نہ کیا وزن رکھتا ہے۔

بعض مذہبی علم یافتہ بزرگواروں نے لفظ تعدیہ کو دیکھ کر یہ خیال بھی ظاہر فرمایا ہے۔ کہ جذام میں اگر تعدیہ ہوتا تو اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جذامی کو اپنے ساتھ رکھ کر کیوں اٹھاتے۔ یہ سچ ہے۔ مگر آپ نے اس کو اپنے پاس بلا کر یوں فرمایا کل ثقتہ باللہ و توکل علیہ (ابن ماجہ) آپ کا خدا پر وثیقہ کرنا اور توکل بخدا ہونا یہ بمنزلہ اس دوا کے ہے جس کو حفظ ما تقدم کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ آپ نہ صرف حکیم تھے۔ جو دواؤں کے ذریعہ ہی علاج کرتے ہیں بلکہ آپ نے دعاؤں سے بھی امراض کا استیصال فرمایا ہے۔ اس لئے آپ کا یہ ارشاد اسی قبیل سے تھا۔ جو بمنزلہ ایک دوا کے ہے۔ قطع نظر اس کے علامہ ابن قیم معالجات نبویہ میں فرماتے ہیں۔ کہ حضرت جابر کی یہ حدیث غریب ہے۔ حضرت شعبہ صحابی فرماتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو غریب حدیثوں سے بچنا چاہئے۔ پھر محدث ترمذی سے یہ بھی مروی ہے۔ کہ وہ اس حدیث کو سیدنا عمر کا فعل بتاتے ہیں۔ اور اسی کا زیادہ ثبوت ہے۔ ان سب اقوال کو علامہ ابن قیم نقل کر کے اپنا صحیح مذہب یہ ظاہر فرماتے ہیں۔ کہ لا اعدی والی حدیث ثابت نہیں ہے۔ مزید تشفی کے لئے میں درخواست کر رہا ہوں۔ کہ ناظرین رسالہ علامہ موصوف کی کتاب المفتاح کی ورق گردانی فرمائیں۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ تم لوگ جذامیوں کو ہمیشہ نہ دیکھا کرو۔ (ابن ماجہ)

اس میں کلام نہیں کہ لا اعدی والی حدیث بخاری میں ہے۔ اس لئے ہمارے علماء بے کھٹکے لا اعدی پر زور دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ حدیث بخاری کی ہے۔ اس کو تسلیم کر لینا چاہئے۔ مگر محدث ابن

قیم اس حدیث کو غیر صحیح فرماتے ہیں مگر اس پر دلیل لاتے ہیں۔ علامہ مدوح نے ایک جگہ اپنی کتاب معانیات میں یہ حدیث بھی نقل فرمائی ہے۔ کہ کسی نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بھی نقل فرمائی ہے۔ کہ تم جذامی سے اس طرح گفتگو کیا کرو کہ تمہارے اور اس کے بیچ میں ایک یا دو نیزے کا فاصلہ ہے (معانیات نبویہ) زانیہ حال کے ڈاکٹر اور ویسی طیب بھی آج اس بات کے موید ہیں کہ امراض طاعون مہینہ الفلوئینزا سیل۔ دق میں مرض سے تندرست آدمی کو اس قدر دور رہنا چاہئے۔ کہ اس کا عمدہ سانس اپنے نفس میں داخل نہ ہو جائے۔ لیکن آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ سو سال پہلے جذامی کی نسبت یہی کلمہ قائم فرمائی تھی جس پر آج مجاہد ڈاکٹر عمل کرتے ہیں۔

عن انس قال رجل يا رسول الله صلوا الله عليه وسلم انا كنانى دار كثر فيها عدونا و اموالنا فحق لنا الى دار قبل فيها عدونا و اموالنا فقال ذروهما ذبيحة (البودادو) انس کہتے ہیں۔ کہ ایک آدمی کہنے لگا۔ یا رسول اللہ (یہ کیا بات ہے) ہم ایک گھر میں تھے۔ تو ہمارے گھر کے لوگ اور مال بہت زیادہ ہو گئے تھے۔ اب ہم اور گھر میں چلے آئے تو ہمارے گھر کے آدمی اور مال بھی کم ہو گئے ہیں۔

آں حضور نے فرمایا۔ اس گھر کو چھوڑ دو۔ جڑا ہے۔ اللہ اللہ! حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے ساتھ کس قدر مہر دی ہے اور مہدی جان اور مل کی مخالفت کتنی تندرست ہے۔ جب آپ سے پوچھا گیا۔ کہ فلاں مکان میں ہمارا جانی نقصان ہو رہا ہے۔ تو آپ نے فرمایا ہے چھوڑ دو۔ مگر آج یہ بات ہم جانشینان نبوت میں بہت کم پاتے ہیں۔ اس کو اگر لیا ہے تو خیموں اور ڈاکٹروں نے لیا ہے۔ کیا یہ آپ کا ارشاد اس قابل نہیں ہے کہ ہمارے علماء بھی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اس کے بعد سے جانی و مالی نقصان ہو سکی صورت میں نقل مکان کی اجازت دیں۔

عن یحیی بن عبد اللہ بن یحیی قال
 اخبرنی من سمع نذیر بن مسیب
 بقول قلت یا رسول اللہ عندی
 ارض یقال لھا ابن وحی ارض
 زینا و مہربنا و ان و باء ہا شہد
 افقال و عھا عندک فان من
 الصف الملق (ابو داؤد)
 یحیی بن عبد اللہ بن یحیی کہتے ہیں کہ مجھے
 ایسے شخص نے بیان کیا جس نے فوہ
 بن مسیب سے سنا ہے۔ وہ فرماتی تھیں
 کہ میں نے رسول اللہ علیہ السلام سے
 پوچھا تھا کہ یا رسول اللہ یہاں اسے
 پاس ایکہ زمین ہے جسے لوگ ابن
 کہتے ہیں۔ اور اس زمین میں بیماری
 نذاعت ہے۔ اور غلہ وغیرہ وہاں ہوتا ہے۔ لیکن وہاں دیا سخت ہے۔

نیز فرمایا اُسے چھوڑ دے کیونکہ بیماری کے قریب ہونے سے بڑی بیماری ہے
 آج حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طبی مشورہ کو کچھ مسلمانوں نے نظر انداز
 کر دیا ہے۔ اسی وجہ سے وبا اور طاعون کی وارداتیں ان میں کثرت سے ہوا
 کرتی ہیں۔ اس اصول سے اطباء نے فائدہ اٹھایا۔ اور صوبہ کو حکم دیا کہ
 ان بیماریوں کے قریب ہونے میں ہلاکت ہے۔ مگر کون سمجھتا ہے۔ ان لوگوں
 نے تو یہ سمجھا ہے کہ وہ کھڑا کیا حکم دیکھتا ہے۔ مگر یہ نہ جانتا کہ یہ کھسکا ہوا
 ہے اور وہ کھڑا بلحاظ ضرورت کس وقت مقدس کی تیروی پر مجبور ہو جائے گا۔
 مسلمانوں کے تابعین نے ابن قتیبہ بھی حدیث بالانگی یوں ہی شرح فرماتے
 ہیں۔ چنانچہ علامہ موصوف کے خاص ملاحظہ ہیں۔ الفرق ملا اناۃ الموحید
 و صلا اناۃ المرض یعنی وہاں کی نزدیکی اور مرض کی قربت موجب ہلاکت ہے
 تجویز بھی کسی کی تائید کرتا ہے۔

عن ابی ہریرۃ قال قال النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم لا عدی ولا
 صفر ولا حامہ فقال اعرابی یا
 رسول اللہ فما بال الابل نکون
 فی الذبل کان ہا و اظہا و فیحنا
 لظہا البعیر لا جرب فیجربھا
 حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ نہ بیماری
 لگنا کوئی چیز ہے اور نہ ہامہ اور صفر
 کوئی چیز ہے۔ ایک گنواروں کہ یا رسول اللہ
 بھر اونٹوں کا کیا حال ہے کہ گیتان
 میں ایسے پھر تلے ہوتے ہیں گویا وہی ہر

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فمن اعدن اول
 (البخاری)

علیہ وسلم نے پوچھا۔ کہ پھر پہلے اُونٹ کو کس نے خارش کیا تھا؟

عن ابی سلمۃ سمع ابا ہریرۃ
 بعد لیقول قال النبی صلی اللہ

علیہ وسلم لا یوردن مرن
 علی مصحح وانکر ابو ہریرۃ

حدیث الاول قلنا ا لہ
 نحدث انہ لا عدوی

فوطن بالجنہ قال ابو سلمی
 فما راایتہ نسی حدیثا

غیرہ (البخاری)

سمجھتا کہ وہ دوسری حدیث بھول گئے ہونگے۔

ان دونوں حدیثوں میں کھلے طور پر ثابت ہوتا ہے کہ حدیث اول جس

میں لا عدوی کے الفاظ ہیں۔ اس سے ابو ہریرہ نے انکار کر دیا ہے۔

کہ وہ ان کی بیان کردہ نہیں ہیں نتیجہ یہ ہوگا کہ لا عدوی والی حدیث جو

روایت ابو ہریرہ مروی ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ اور جو یہی روایت کسی اور صحابی

کی مرویہ ہو تو وہ یا تو اس کے مقابلہ میں غیر صحیح قرار پائے گی۔ یا منسوخ

کیونکہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ حدیث تبعہ کی مرویہ ہے

اور وہ پہلے کی روایت کردہ ہے۔

بعض اہل علم نے یہ خیال فرمایا ہے۔ کہ یہ دونوں روایتیں صحیحین

کی ہیں۔ اُن کو صحیح مان لینا چاہئے۔ مگر ابو ہریرہ کا حدیث اول سے

انکار کرنا ان کے نسیان پر مبنی ہے۔ یہ عذر ٹھیک نہیں ہے۔ جبکہ

ابو ہریرہ نے اپنے نسیان کا علاج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کروا لیا تھا۔

(مشکوٰۃ)

اگر ہم دونوں حدیثوں کو مانیں تو بھی ہر ایک کے الگ الگ نتیجے نکل سکتے ہیں جو ایک دوسرے کے منافی نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ پہلی حدیث میں فقہین اعدل اول کے الفاظ خدا کو یاد دلا رہے ہیں معلوم کیا ہوتا ہے کہ کچھ لوگ خدا کے موثر حقیقی ہونے کے قائل نہ ہونگے۔ صرف اسباب اور تاثیرات سے بحث کر کے خدا کو فراموش کر جاتے ہونگے۔ اس لئے آپ نے ضمن اعدل کے الفاظ سے خدا کو یاد دلایا مطلب یہ ہوگا کہ پہلی حدیث میں خدا کو نہ مان کر ان تاثیرات کے قائل ہونے کی نفی کی گئی ہے۔ اور اسی کا نام عدوی ہے۔ دوسری حدیث میں خدا کو ماننے کے بعد تاثیرات کا قائل ہونا مفہوم ہوتا ہے جو اپنی اپنی جگہ ٹھیک ہے۔

عدوی - طیرہ - ہامہ - صفی - غول کی جو نفی کی گئی ہے۔ اس سے مراد نہیں ہے کہ دنیا میں ان کا وجود نہیں ہے۔ بلکہ ان سے جو دعا خلاف منشاء اسلام لیا جاتا ہے اس کی نفی کی گئی ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے۔ اور نفی سے ان کے وجود کی نفی ہے۔ تو بتایا جائے کہ آج دنیا میں صفر کا مہینہ کیوں موجود ہے۔ اور غول کا وجود پر وہ دنیا پر کیوں باقی رہ گیا ہے جس طرح صفر کا مہینہ اور غول کی جماعت موجود ہے۔ اسی طرح عدوی طیرہ - ہامہ - بنی خدا کی مخلوق ہیں۔ پس از روئے اسلام جیسے صفر اور غول موثر حقیقی نہیں ہیں۔ عدوی بھی موثر حقیقی نہیں ہو سکتے اگر کسی نے ان کو موثر حقیقی سمجھ کر ان کا مطیع و منقاد ہو گیا ہو۔ تو ایسا شخص از روئے اسلام مشرک قرار پاتا ہے۔ جیسے آدمی غول کے نزدیک جانے سے اور ان کی قربت اختیار کرنے سے مبتلائے الم ہوتا ہے۔ اسی طرح بیماری کی قربت بھی باعث تکلیف ہو جاتی ہے۔ غرض اس کے بیان کرنے سے یہ ہے کہ آدمی احتیاط سے کام لے جس طرح غول کے پاس جاتے وقت حفاظت کی جاتی ہے۔ اسی طرح حکیم بھی بیماریوں کے پاس جاتے وقت اس احتیاط کو کام میں لاتا ہے۔ جو بیماری سے اس کو محفوظ رکھ سکے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تندرست کو مستعدی بیمار کے

پاس جانیکی جو ممانعت فرمائی ہے۔ کج دنیا جہان کے ڈاکٹر حکیم اس ارشاد پر عمل پیرا ہیں اور مسلمان دنیا کے مذاہب کے مقابلہ میں یہ فخر کر سکتے ہیں کہ حفظانِ صحت کا انتظام اسلام کے مقابلہ میں کہیں اور نہیں پایا جاتا۔

لا یجوز ذوا عاہدۃ علی مصحوم { حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم
(بجاری مسئلہ) صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تکلیف زدہ تندرست کے پاس نہ آیا کرے۔

نعت آپ نے تکلیف زدہ کو تندرست کے پاس اس لئے جانے سے ممانعت فرمائی کہ کہیں تندرست بھی مرض کا شکار نہ ہو جائے۔ کیونکہ اس کے اچانک چلے جانے سے وہ اپنی صحت کا بروقت انتظام کرنے سے قاصر رہے گا۔ بعض حضرات کو اس جگہ یہ اعتراض ہو گا کہ آپ تندرست کو بیماروں کے پاس جانے سے ممانعت فرماتے ہیں۔ اور دوسری جگہ عبادت کی ترغیب دینی ہے۔ تو پھر اسی حالت میں اس فرمان کا کیا مطلب ہے۔ تو اس کا جواب ہمارے نزدیک یہی ہو سکتا ہے کہ اس میں کلام نہیں کہ عبادت اور تیمارداری تندرستوں پر عاید کی گئی ہے۔ اور یہ لوگ قوانین حفظ صحت پر عمل کرنے کی مہلت پاسکتے ہیں۔

قال ابنی صلی اللہ علیہ وسلم { اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
ان اللہ طیب یحب الطیب طیف میں کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ پاک
یحب النظافۃ کرم یحب الکرامۃ چاہتا ہے۔ وہ صاف ہے صفائی
جواد یحب الجواد فینظفوا افناء چاہتا ہے۔ بزرگ ہے بزرگی چاہتا
کم و ساءاتکم ولا تشبهوا بالیہود ہے۔ سخی ہے سخاوت کو پسند کرتا ہے
و یجمعون الا کبادی ذرہم لہذا تم اپنے صحن اور دالالوں کو
(مسند بنار) پاک صاف رکھا کرو۔ اور یہود کی طرح

اپنے گھروں میں کوڑا جمع نہ کیا کرو۔
آج دنیا کے محکمہ حفظانِ صحت کے اصولوں کا ماحذ یہی حدیث قرار دیا جاسکتی ہے۔

اذا كان احدكم في الشمس
فقلص عنده ظل فصار بعضه
في الشمس وبعضه في الظل
فليقيم البوداؤد
سرگ جائے اور آدھا دھوپ میں اور آدھا سایہ میں رہ جائے تو
اُسے وہاں سے اُٹھ کھڑا ہونا چاہئے۔

ایک روایت اور بھی آئی ہے۔ جس میں ارشاد پاک ہے کہ اپنے
دھوپ اور سایہ میں بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ (بروایت بریدہ بن الحویص
ملاحظہ ہو۔ رقیق مضمون صفحہ ۳۳ پر)

حرب الانصار کا پہلا سالانہ عظیم الشان اجلاس

بھیرہ میں علم و عرفان کی بارش

مورخہ ۶ و ۷ دسمبر بروز ہفتہ و آیتوار بمقام جامع مسجد بھیرہ حرب الانصار
کا عظیم الشان پہلا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کی رونق اور مخلوقات نے
ہجوم کا نظارہ دید سے تعلق رکھتا تھا۔ سرزمین بھیرہ پر آج تک کبھی ایسا
شادمانہ جلسہ منعقد نہیں ہوا۔ یکجا سچاس کوس سے سیدل چکر لوگ
شامل ہوئے۔ جلسہ گاہ کی تہرائش قابل دید تھی۔ قبلہ عالم حضرت پیر
سید حافظ جماعت علی شاہ صاحب علی پوری مظلہ العالی کی صدارتی
تقریر بے حد مقبول ہوئی۔ اور عام و خاص پر ایک خاص اثر ہوا۔ مولانا
مولوی سید ولایت شاہ صاحب گجراتی۔ ابوالقاسم مولوی محمد حسین صاحب
کولتار۔ پیر عبد اللہ شاہ صاحب ملکانوی۔ مولانا سید ذریا الحق صاحب
قاوری میٹھی۔ مولانا مفتی عطاء اللہ صاحب رتوی دیگر حضرات کی تقاریر نے
مردہ دلوں میں روح پھونک دیا۔ انہوں نے کہ بوجہ قلت کجائیش ماہ دسمبر
کے رسالہ میں مکمل حالات شائع نہیں ہو سکے۔ آئندہ پرچہ میں انشا اللہ
جلسہ کی مکمل روئیداد درج کی جائیگی۔ کم و بیش ۵۰ ہزار اشخاص جلسہ میں

شریک ہوئے۔ جن میں سے پانچزار اشخاص کے طعام کا انتظام لاہور
حزب الانصار کی طرف سے کیا گیا تھا۔ چونکہ اس جلسہ کا مقصد فراموشی پسند
نہ تھا۔ اس لیے حزب الانصار کے چندہ کے لئے خاص طور پر اپیل
نہیں کی گئی۔ تاہم حضرت قبلہ عالم علی پوری کے ارشاد پر ۱۶ آرڈیننس
کے قریب حاضرین سے وصول ہوا (نیازمند مدد)

خریداروں کی مہتممیں ضروری گزارش

رسالہ شمس الاسلام کو جاری ہوئے ایک سال گزر چکا۔ پہلی جلد کا
یہ آخری نمبر بھیجا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں جب قدر مشکلات و موانع سے
کارکنوں کو سامنا کرنا پڑا۔ اس کا حال خدا ہی جانتا ہے۔ ہم اپنی کوتاہیوں
کا اقرار کر کے جملہ حضرات سے معافی کے طلبگار ہیں۔ براہ کرم جن
حضرات کی میعاد خریداری ختم ہو چکی ہے۔ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر سال
فرمائیں۔ کیونکہ وی بی میں خواہ منخواہ زیادہ خرچ برداشت کرنا پڑتا ہے۔
آئینہ سال کے لئے رسالہ کے ظاہری و باطنی حسن کو بڑھانے کے
لئے خاص انتظام کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ چندہ میں پہلے بھی تخفیف
ہو چکی ہے۔ اب حجم میں بھی اضافہ کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ
ماہ جنوری سے رسالہ ۸۸ صفحات پر شائع ہوا کریگا۔ اگرچہ رسالہ کا
چندہ عام کی بجائے عا رو بہ کرنے اور ۸ صفحہ کا اضافہ کرنے سے حزب
الانصار کے مصارف پر نا قابل برداشت بار پڑے گا۔ مگر سمدردان
ملت کی اعانت کے بھروسہ پر تبلیغی اغراض کیلئے اس تجویز پر عمل پیرا ہونیکا
فیصلہ کیا گیا ہے براہ کرم رسالہ کی توسیع اشاعت کیلئے خاص طور سے
فراویں۔ اگر خریدار کم از کم دو خریدار بنائے تو تمام مشکلیں فوری ہو سکتی ہیں۔ توسیع
اشاعت کیلئے اب تک تمام اپیلیں بے اثر ثابت ہو چکی ہیں۔ (نیازمند بیچر)

نظم

بیکار ہے بیکار ہے یہ شکوہ تقدیر

(از علامہ ابو الفضل مولوی محمد کرم الدین صاحب دبیر ٹیس جبین ضلع جہلم)

مخفی نے کہی نظم ہے اک شکوہ تقدیر
ان لغزہ بازوں سے خدا بھوک جائے
روکا ہے ترقی کو انہیں انہوں نے
میں کہتا ہوں اعطائے نہیں کچھ بھی بگاڑا
نظرت ہے شریعت ہمارے آئینہ کو
پابند شریعت ہیں گرفتار غلامی
یہ جملہ عباد ہیں بیکار بکھرے
نیفت کی سردی ہی آواز اقامت
ملاؤ موزوں میں بٹے احمق و کودن
رہتا ہی سدا خوار جوئے خوار نہیں ہے
روشن دماغ آپ کا اک گھونٹ جوتی نہیں
ہم سننا نہیں چاہتے ہرگز تیری باتیں
تم کھائیں گے لندن کی ہاک نرم میں بسیکن
کہتے پھر وہ تم منع ہے
پڑے نے خواتین کی ہستی کو مٹایا
دنیا کی ہوا کھائے نہ کیوں دختر مسلم
اولاد جو پیدا ہو وہ ہوتی ہے نجی
پھیلائی لٹول ہے یہ ری نمودست

کہتے ہیں کہ ملاؤ کی ساری ہے تقصیر
کرتے ہیں شرے روزگارانوں کی تقصیر
بن پڑتی بنائے سے نہیں کوئی بھی تدبیر
حضرت یہی رہتی کی ساری ہے تقصیر
کہتے ہیں کہ مذہب ہے اک آہنی زنجیر
آزاد ہیں اس وقت جہاندار و جہانگیر
یہ صوم و ضلوت آج سے ٹوٹی ہوئی شمشیر
اس دور میں زون نہیں آوازہ تکبیر
گندے ہیں دماغ انکے نہ کچھ انہیں ہے تنویر
اللہ نے بھی ہے عجب بادہ میں تاثیر
ہے تیری دہش کا یہ اک نسخہ اکسیر
ملاؤ گلا بھاڑ کے کیا کرتا ہے تقدیر

یہ گوشت خنزیر

ہم توڑ نیلے پورے تھوڑے سے یہ زنجیر
پابندی میں بچاری رہے کسے دلگیر
ہوتی نہیں کچھ انہیں ابوالعزمی کی تاثیر
لازم ہے کہ ان کی کریں جسے بھی تقصیر

تحریر سے تقریر یہ ہوا ان کی مذمت
ملاؤں کا بن نام ہی دنیا سے مٹا دو
مفتی کو مٹا دیگا زمیندار ہمارا

اخباروں میں خوب معائب کی توہمیر
باقی نہ ہے انہی ذرا عزت و توقیر
سر سر یہ سرخچہ پھینکے گا ہی تیر

کرنا ہے سیاست ہی مستطرح کی حمایت

اب سوچو کوئی اس کے مٹانے کی بھی تدبیر
ڈاڑھی کا یہ رگڑا بھی ہے بس نفث کا ہنگامہ
یہ جبہ عمامہ تو ہو وادعظ کو مبارک
جس شخص کو منظور نہیں عیش رستی
کعبہ میں صرا کیا ہے چلے جائے لندن
محفی ہی کہیں قوم کی گرا بیں جو حالت
مذہب ہی سے اسلام نے کی پہلے ترقی
اسلام ہو تیر جسے وہ بھی ہے مسلم؟

تخلیق جو منظور نہ ہو چاہئے تقصیر
یتلون ہوا دسٹ ہو لیدی کی تصویر
درگاہ میں فیشن کی وہ ہے لائق تزییر
بن جاؤ جو انگریز لٹ جائے گی تقدیر
بھیر کیسے مسلمانوں کی دنیا میں سو توقیر
مذہب ہی ہو سکتی ہے حالات کی تعبیر
اسلام نہیں کیجے اسے کفر سے تعبیر

دنیا میں ابوالفضل جو ایسے یوں نماں
بیکار ہے بیکار ہے بھیر شکوہ نقدیر

قادیانوں کے زہر لیے عقائد

کیا حسب ذیل عقائد کے متفقہ گروہ سے اسلام اور مسلمانوں کی کسی
بھلائی کی امید کی جاسکتی ہے؟ (جن کتب کے حوالہ جات اس مضمون
میں درج ہیں۔ وہ مرزا صاحب قادیانی یا ان کے خلیفہ مرزا محمود احمد
کی تصنیف کردہ ہیں۔ علامت تم سے مراد مرزا اور خم سے مراد خلیفہ

قادیان ہے۔)
رسول عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نفوذ بالروح موجود نہیں
دنیا میں نماز تھی۔ مگر نماز کی روح نہ تھی۔ دنیا میں روزہ تھا۔ مگر روزہ کی

روح نہ تھی۔ دُنیا میں زکوٰۃ تھی۔ مگر زکوٰۃ کی روح نہ تھی۔ دُنیا میں حج تھا۔ مگر حج کی روح نہ تھی۔ دُنیا میں اسلام تھا۔ مگر اسلام کی روح نہ تھی۔ دُنیا میں قرآن تھا۔ مگر قرآن کی روح نہ تھی۔ اور اگر حقیقت پر غور کرو محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے۔ مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح موجود نہ تھی۔ (خطبہ خلیفہ قادیان مندرجہ الفضل مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۲۹ء)

مرا قادیانی معاویہ سرکارِ دو جہان سے فضل ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذہنی ارتقاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تھا۔ اس زمانہ میں تمدنی ترقی زیادہ ہوئی ہے۔ اور یہ جزوی فضیلت ہے جو حضرت مسیح موعود کو اس حضرت صلعم پر حاصل ہے۔ نبی کریم صلعم کی ذہنی استعدادوں کا پورا طور پر بوجہ تمدن اُسے نقص کے تھا۔ اور نہ قابلیت تھی "قادیانی ریویو بابت جون ۱۹۲۹ء"

ختم نبوت صریح انکار

اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے یہ کہا جائے۔ کہ تم کہو کہ اُن حضرت کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔ تو میں اُسے کہوں گا۔ کہ تو جھوٹا ہے۔ کذاب ہے۔ (انوار خلافت حصہ ۲۵)

تمام مسلمان حرامزاد ہیں۔

تجوڑ مسلمان ہماری پیشینگوئی آختم کی تصدیق کرے (ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا۔ تو صاف سمجھا جائیگا۔ کہ اس کو ولدِ احرام بننے کا شوق ہے۔ اور وہ حلال زادہ نہیں) (انوار اسلام ص ۳)

مسلمان کی عورتیں کٹیوں سے بدتر ہیں

"ہمارے دشمن جنگلوں کے سوتر ہو گئے ہیں۔ اور اُن کی عورتیں کٹیوں سے بدتر ہیں۔" (مجمع الہدے ص ۳) (بقیہ مضمون صفحہ ۳ پر ملاحظہ ہو)

(بقیہ مضمون آمدہ از صفحہ نمبر ۲۸)

جو لوگ دہوپ میں بہت چلا پھرا کرتے ہیں۔ اُن کے متعلق ڈاکٹروں کی رائے ہے۔ کہ وہ کوئی نہ کوئی عارضہ کا جلد شکار ہونگے۔ مثلاً یہ بھی اسی کا موید ہے۔ اور طبی نقطہ خیال سے جب غور کیا جاتا ہے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ اطباء نے دہوپ میں سونے والوں کی نسبت یہ رائے ظاہر فرمائی ہے کہ اس کو مرض دہین پیدا ہو جائیگا۔ (دیکھو کتب طب نوبائی)

اطباءؤں کے انتخاب میں تیمار داروں کو آنحضرت نے جو نصیحت فرمائی ہے وہ اس قابل ہے۔ کہ مسلمان اس کو آبِ زر سے انبی ڈاڑھی میں قائم بند کر لیں۔ اور انارٹھی جکیوں اور شہرت پسند ڈاکٹروں کی تحریروں کے پھرنے نہ آئیں۔ چنانچہ وہ آپ کا ارشاد پاک یہ ہے۔ ان رجل فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرجوا ختقین الدم وان الہرجل دعا رجلین من نبی الخمار فنظروا لہما فرزعہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہما ایكما اطب فقال اوفی طب خیرا رسول اللہ فقال انزل الداء الذی انزل الداء (موطا امام مالک)

اس حدیث میں یہ امصاف طور پر بیان کر دیا گیا ہے۔ دو طبیبوں میں جو طبیب زیادہ مہر اور عالم طب ہو۔ اس سے علاج کا قصد کرنا چاہئے۔ اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ واقعی زمانہ نے ہی شخص کی قدر کرتا ہے۔ جو عالم طب ہوتا ہے۔ اور ہر شخص طبیب کی جستجو کرتا ہے۔ پس جو لوگ حکماء کے انتخاب کو ضروری نہیں سمجھتے یا علاج میں حاذق حکیم کی ضرورت کو غیر ضروری تصور فرماتے ہیں۔ وہ اس حدیث پر غور فرمائیں۔

اکھلائیٹ۔ محمد بن دینار نے یساف کے بیٹے ہلال سے روایت کی ہے۔ کہ نبیہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ اور وہاں پہنچ کر فرمایا کہ کسی آدمی تو بھیج کر طبیب کو بلا لو۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ خدا کے رسول ہو کر آیا فرماتے ہیں۔ اور کیا آپ اس بات کو جانز رکھتے ہیں۔ کہ بیماری کی حالت میں طبیعت مدد ملی جائے۔

فرمایا ہاں۔ کیونکہ خدائے عزوجل نے کوئی ایسا مرض نازل نہیں فرمایا جس کی دوا اور علاج نازل نہ فرمایا ہو۔ (معالجات نبویہ ابن قیم)

جو لوگ امراض کے دفعیہ کے لئے طبیب کی کوئی ضرورت خیال نہیں کرتے ہیں۔ ان کو اس پر غور کرنا چاہئے۔ اگر یہاں یہ سوال ہو کہ آپ کو بھی خدائے علم طب غایت فرمایا تھا۔ تو پھر آپ نے دوسرے طبیب کی ضرورت کیوں محسوس کی۔ تو اس کا جواب میں بڑے ادب سے یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ ہر بیماری میں اگر آپ ہی علاج فرماتے تو بعض نادان مسلمان یہی سمجھنے لگ جاتے کہ طبیب کا علاج جائز نہیں ہے۔ بلکہ رسول نے جو علاج کیا ہے۔ وہ وحی کے موافق کیا ہے۔ اگر آج وحی موقوف ہے تو علاج بھی یک نخت موقوف ہو جانا چاہئے۔ اسی طرح ہر بیماری کیلئے پیغمبر کی ضرورت خیال کرنے لگے اور یہ کہتے کہ جو قسمت میں ہے وہی ہوگا۔ علاج کرنے نہ کرنے سے کیا ہوتا ہے تو اس خیال کی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی سے جڑ کاٹ دی اور ثابت کر دیا۔ کہ بیماری میں خواہ وہ زمانہ وحی کا ہو یا غیر وحی کا طبیب کی طرف رجوع ہونا چاہئے۔

دوسری بات حدیث سے یہ بھی حل ہو جاتی ہے کہ آپ باوجود نبی ہونیکے اور کامل طبیب ہونے کے دوسرے طبیب کا مشورہ لینا معیوب خیال نہیں فرماتے ہیں۔ اس میں اشارہ ہے کہ طبیب کتنا ہی مامور تجربہ کار کہوں نہ ہو۔ مشورہ لینے میں اپنی کسر شان نہ سمجھے۔ کیونکہ بارہا تو بھیجا گیا ہے بعض زمانہ حال کے طبیب اپنا نام و نمود رکھنے کے لئے مشورہ لینا عیب سمجھتے ہیں۔ اور ناحق مریض کی جان لیتے ہیں۔ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے علم طب کی اعلیٰ غرض نمود نہیں ہے۔ بلکہ خلق اللہ کا فائدہ مد نظر ہے کیا دنیا ایسے انسان کا مل کی کوئی نظیر پیش کر سکتی ہے؟

الحمد للہ۔ ابوامامہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ایک سوتے ہوئے آدمی کے پاس سے گزرے جو اونڈھے منہ پڑا تھا۔ آپ نے اس کے ایک لٹ ماری اور فرمایا کھڑا ہو جائے یا بیٹھ جا۔ کیونکہ اس طرح جہنمی کا سونا ہوتا ہے (ابن ماجہ)

اسلام نے اس کی اشاعت کر دی تھی۔ کہ بعض ناعاقبت اندیش دوزخ میں منہ کے بل ڈالے جائیں گے۔ لہذا اس مشابہت سے آپ نے مخالفت فرمائی۔ اور طبی لحاظ سے بھی منہ کے بل سونا مضر صحت ہے۔ بقراط اپنی کتاب التقدیمہ میں لکھتا ہے۔ کہ جو لوگ منہ کے بل سوئیں گے۔ اُن کو نوحی شکم کا عارضہ پیدا ہو جائے گا۔

الحديث - عمرو بن شعيب کے باپ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص لوگوں کا علاج کرے اور سہو طب سے واقف ہے۔ تو وہ اپنے فضل کا ضامن ہے۔

(ابن ماجہ ابو داؤد)

آج اس پھل پھول رہا ہے۔ کہ گورنمنٹ اسی شخص کو سند دیتی ہے جو علم طب پاس کرتا ہے۔ اور جا بجا اس کے در سے کھول رکھے ہیں۔ جن میں یونانی۔ ویدک۔ ڈاکٹری طب کی تعلیم ٹھا کرتی ہے۔ اور ہرگز آپ شخص قانوناً علاج کا مجاز نہیں ہے جو علم طب سے واقف نہ ہو۔

الحديث - انس بن مالک کہتے ہیں۔ کہ جناب خیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام کو جسم کی خارش کی وجہ سے جو انہیں عارض تھی۔ حریر پینے کی اجازت دے دی۔ (ابن ماجہ و مسلم)

اطباؤں کی تحقیق میں بھی حریر کا استعمال خارش کے عارضہ میں مفید ثابت ہوا ہے۔ لیکن مذہبی پہلو سے اگر یہ اعتراض ہو۔ کہ آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے۔ کہ حرام شے سے دوا نہ کی جائے۔ اس میں شفا نہیں ہوگی۔ یہ سچ ہے لیکن آپ نے جب دیکھا کہ حریر کا استعمال ہی خارش کو دور کر دیتا ہے۔ اور اس وقت آپ کی رائے میں اس کے علاوہ کوئی اور دوا نافع نہیں سمجھی۔ اس لئے آپ نے اجازت دے دی۔ اسی واسطے ہم اے علماء و بعض امراض میں حکیم حافق کے اعتبار پر دوا حرام شے کے استعمال کو جائز بتاتے ہیں۔ (دیکھو در المختار)

نفع کا ایک مسئلہ ہے کہ شراب (جو قطعاً حرام ہے) میں اگر نمک ڈالا

جائے تو وہ سرکہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اسپرٹ میں دوسرے اجزاء شریک کئے جائیں تو وہ دوا کی تعریف میں داخل ہو جاتی ہے۔ جیسے غذ کے اوپر پاکی کا حکم لگایا جاتا ہے۔ اسی طرح اس دوا پر بھی پاکی کا حکم لگایا جاسکتا ہے۔ کیونکہ دوسرے اجزاء بلکہ اس کی پہلی حالت کو ماتی نہیں رکھتے ہیں۔ مگر کیا کیا جائے۔ آج وہ زمانہ ہے۔ کہ معمولی بیماریوں میں ڈاکٹری ادویات کا استعمال رہا یکطرفہ سل اور دق جیسی مہلک امراض میں بھی ان دواؤں کا استعمال ناجائز بتایا جاتا ہے۔ اور جو لوگ ڈاکٹری ادویہ استعمال کرتے ہیں۔ ان کے اسلام میں گفتگو کی جاتی ہے۔ اور بعض لوگ جو ان سے بڑھ کر پرہیزگار کہلاتے ہیں۔ وہ ان ادویات کی شیشی کو ہاتھ لگانا اور اس کی طرف نظر کرنا گناہ سمجھتے ہیں۔ یہ کوئی فرضی بات نہیں۔ بلکہ ایسا ہوتا ہے۔ میرے محکمے میں ایک مولوی صاحب رہتے ہیں۔ وہ ڈاکٹروں کے جید مخالف ہیں اور بلا کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے ایمان کو ڈاکٹروں نے شراب پلا پلا کر برباد کر دیا ہے۔ خدا ان کو سمجھے۔ وہ ڈاکٹر کی صورت سے بیزاری ظاہر کرتے ہیں۔ ڈاکٹری ادویہ کی بوتلوں کو دیکھنا مذہبی احکام کی خلاف ورزی میں داخل سمجھتے ہیں۔ خدا مسلمانوں کو اور ان پٹیوؤں کے حال پر رحم کرے۔ اور ان کو ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طبعی مصالح پر غور کرنے کی توفیق نصیب کرے۔

حدیث۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مریض کی نسبت جس کے پیٹ میں گندہ اور بدبودار پانی جمع ہو گیا تھا۔ اور اسی وجہ سے استسقا ہو جانے کا اندیشہ تھا۔ کیونکہ بسا اوقات یہی گندہ اور بدبودار پانی موجب حدوث استسقا ہوا کرتا ہے۔ ایک طبیب کو حکم فرمایا۔ کہ اس کے پیٹ میں نشتر لگا دو۔ تاکہ بدبودار پانی نکلی جائے۔ اس موقع پر ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ۔ کیا پیٹ میں نشتر لگانے اور گندہ پانی نکالنے سے مریض تندرست ہو جائیگا۔ فرمایا۔ ہاں جس نے مرض پیدا کیا ہے۔ اس نے شفا بھی پیدا کی ہے۔ وہ جس

بقیہ مضمون آمدہ از صفحہ نمبر ۳۲

تمام اہل اسلام کافر خارج از دائرہ اسلام ہیں
بہر حال مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی ہجرت میں شامل نہیں ہوئے۔ خواہ انہوں
نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا۔ وہ کافر اور دائرہ اسلام سے
خارج ہیں۔ (آئینہ صداقت ص ۳۵)

کسی مسلمان کے پیچھے نماز جائز نہیں

ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم
اور ان کے پیچھے نماز نہ
مسلمانوں کے منظرہ کرنے والے حضرات
حضرت
کا نبوت
کہ کوئی احمدی
لڑکی نہ ہے۔
غیر احمدی کے
پس غیر احمدی کا بچہ بھی
جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہئے۔ (انوار خلافت ص ۹۳)

مخالفین کو موت گھاٹ اتارنا

اب زمانہ بدل گیا ہے۔ دیکھو پہلے مسیح جو آیا تھا۔ اُسے دشمنوں نے
صلیب پر چڑھایا مگر اب مسیح اُسے آیا۔ کہ اپنے مخالفین کو موت کے گھاٹ
اتارے۔ (عرفان الہی ص ۹۴-۹۵)

مخالفین کو سولی پر لٹکانا

خدا تعالیٰ نے آپ (مرزا غلام احمد) کا نام عیسیٰ رکھا ہے۔ تاکہ پہلے عیسیٰ کو تو یہودیوں نے سولی پر لٹکایا تھا۔ مگر آپ اس زمانہ کے یہودی صفت لوگوں کو سولی پر لٹکائیں (تقدیر الہی)۔

لطائف الغرائب

روایت ہے کہ حضرت فتح مصلیٰ کی ہوی ایک دفعہ نغزش کھا کر گریں اور کچھ چوٹ لگی۔ آپ ہنس کر فرماتے تھیں۔ واہ۔ خوب۔ ثواب کی لذت نے دل و جگر سے تکلیف اور درد دور کر دیا۔

ذکر کرتے ہیں کہ حضرت ابن سلام نے ایک بار لکڑیوں کا بوجھ اٹھایا۔ کسی نے سوال کیا۔ کہ آپ تو یہاں کے غلام نہیں تھے۔ پھر کیوں یہ کام کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نفس کا معائنہ کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ کہ آیا اس امر کو برا تو نہیں جانتا۔ ایک عابد کا ذکر مفسور بن ابراہیم یوں کرتے ہیں۔ کہ اُس نے ایک عورت کی ران پر اپنا ہاتھ سلسلہ گفتگو میں رکھ دیا۔ پھر فوراً نادم ہوا۔ وہی ہاتھ آگ پر رکھا جو سب لکڑی بن گیا۔

ایک عابد کی نظر ایک نامحرم عورت پر پڑ گئی جسکی وجہ سے اس نے اپنے نفس پر یہ لازم کر دیا۔ کہ ٹھنڈا پانی عمر بھر نہ پیوگا۔ اور ہمیشہ گرم پانی پیتا تاکہ نفس لمبی میں ہے۔

عبداللہ بن مبارک سے ایک مرتبہ عبداللہ سل بن علی نے جبکہ وہ حیران اور خاموش تھے۔ پوچھا۔ کہاں پہنچ گئے۔ فرمایا کہ بلصرہ پر۔

جب حضرت داؤد علیہ السلام کے سامنے ذکر موت اور قیامت کا ہوتا تو آپ اتنا روتے۔ گویا آپ کے بند اکھڑے جاتے ہیں جب رحمت کا ذکر ہوتا تو سانس اعلیٰ حالت پر آجاتا۔

ایک آدمی نے حضرت حسنؑ سے کہا۔ کہ آپ مجھے نصیحت فرمائیں آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکم کی تعظیم و تحکیم کرو۔ اللہ تعالیٰ پیری عزت کرنے لگے

(نظیر ساگرمی داو لپنڈی)

سری عذاباتی و آفات

دیکھئے کیلئے مشہور اہل رسالہ جنتیان آسمان کا مالکین و مسکنین اور مقتدر ہندو مسلم اہل دیوانہ کی رائے جو کہ مکمل ہے۔
 شاہ روٹ بہترین شاہکار علی اہل افلاقی تاجی صفائے انسانے
 درائے بغیر غریبوں اور آتش کی کامیاء و لغزیر ہر ہری و شادی
 سبکی دیکھیں تصاویر ویرج ہیں مجھ قریباً دو صد صفات کا فزکھی
 چھپائی نہایت اعلیٰ قیمت صرف ملے اور سالانہ چھپوہ علی محنت مالے
 والوں کو سالانہ مالکل محنت۔

چہشتان (۱) آتش کا آتش و کھلے بندہ تصور کیا جائے رسالے
 سالانہ چھپوہ علی شہناجی بی بی بی بی بی
 چہشتان ہر شہر کے ایجنٹ اخبارات سے بھی ملکتے ہیں۔
 پتہ:- جسر چہشتان پوک پوک بجلی امرتسر (پنجاب)

شاہ و دیوانہ کا تہا

دیکھئے کیلئے مشہور اہل رسالہ جنتیان آسمان کا مالکین و مسکنین اور مقتدر ہندو مسلم اہل دیوانہ کی رائے جو کہ مکمل ہے۔
 شاہ روٹ بہترین شاہکار علی اہل افلاقی تاجی صفائے انسانے
 درائے بغیر غریبوں اور آتش کی کامیاء و لغزیر ہر ہری و شادی
 سبکی دیکھیں تصاویر ویرج ہیں مجھ قریباً دو صد صفات کا فزکھی
 چھپائی نہایت اعلیٰ قیمت صرف ملے اور سالانہ چھپوہ علی محنت مالے
 والوں کو سالانہ مالکل محنت۔

چہشتان (۱) آتش کا آتش و کھلے بندہ تصور کیا جائے رسالے
 سالانہ چھپوہ علی شہناجی بی بی بی بی بی
 چہشتان ہر شہر کے ایجنٹ اخبارات سے بھی ملکتے ہیں۔
 پتہ:- جسر چہشتان پوک پوک بجلی امرتسر (پنجاب)

مَنْ انْصَادَى إِلَى اللَّهِ

حزب الانصار ایسے مخلص کارکنوں کی جماعت ہے جن کا مقصد وحید خدمتِ اسلام
 و مسلمان ہے۔ مسلمان کیلئے اس کا داخلہ کھلا ہے۔ ہر وہ مسلم جس کے سینہ میں ولولہ عمل
 موجود ہے جو ملتِ اسلام کی زبوں حالی سے متاثر ہو کر عملی کام کرنے پر آمادہ ہو۔ اس کا
 وصف ہے کہ حزب انصار میں شامل ہو کر ایک نظام کے ماتحت سرگرم عمل ہو جائے۔

اغراض و مقاصد

۱۔ اندرونی و بیرونی حملوں سے اسلام کا تحفظ تبلیغ و اشاعت اسلام۔

۲۔ اصلاح رسوم (۳) احیاء و اشاعت علوم دینیہ

طریقہ کار (۱) اسلامی علوم کی تعلیم و تدریس کیلئے ایسے دارالعلوم کا اجراء جو طلباء

و بنیات کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے مکمل عالم تبلیغ اور مناظرین کر سکیں۔ اور علوم کی ہدایت

و تقویت دین کا باعث بنیں۔ ایسا کتب خانہ قائم کرنا جس میں جملہ علوم و فنون

دیگر مذاہب باطلہ کی کتب جمع کی جائیں جن کے مطالعہ سے دین و مبلغین اور طلباء کی

سفر خارجہ اور خیالات عالی ہوں۔ اور عام شائقین ان کے مطالعہ سے تغیر ہو سکیں۔

(۲) مبلغین و کارکنان کی ایسی جماعت کا قیام جو بذریعہ دغظ و نظریہ عامہ مسلمان خصوصاً دیہاتوں

کو تبلیغ حکام الہی کریں جس سے ان کے اخلاق و معاشرت کی تہذیب و رسوم و معاملات شریعت

کے مطابق ہو سکیں۔ (۳) اغراض مذکورہ بالا کی اشاعت کیلئے ماہواری رسالہ کا اجراء

ضرورت سرفروش مجاہدین کی جو مذکورہ بالا لائحہ عمل کی تعمیل کیلئے کارکنان

حزب انصار کا ہتھ بٹائیں۔ یہ کام افراد کا نہیں بلکہ جماعت کے ذریعہ ہی

مکمل ہو سکتا ہے۔ جامع مسجد بھیرہ میں دارالعلوم عزیزیت قائم ہو چکا ہے جہاں علوم غریبہ اسلامیہ

مکمل تعلیم و تدریس طلباء کیلئے رہائش و خوراک کا انتظام موجود ہے۔ جو کہ کسی سرائے کتب خانہ کے

نام کیلئے مشکلات پیش ہیں۔ دو مندرجہ حضرات کتب خانے کے قیام و اشاعت سے آسانی

میں لاوارث اور غفلت کی تعلیم و تربیت خوراک رہائش کیلئے

وہ کر کے نئی زندگی کی قیام چھوٹا ہے۔

اصناف پر ۲۰ روپیہ ماہوار کے زیادہ جمع ہو

ارکن اپنی حیثیت سے زیادہ مصداق

تخصیص لیں۔

گرمیوں اور گرماواری کے لئے ہوا کی لہریں

میں کی اس قدر دعوت عمل

راستی کے گیت

خبر لا ہمارے مقاصد اغراض طریقہ عمل شرعی رسالہ کے تیسرے صفحہ پر درج ہے
مسلمان کا فرض ہے کہ یہ کام اسلام اور مسلمانوں کے فائدے کے ہیں یا نہیں
ہیں تو کیا اس کا فرض نہیں کہ اس حد میں جب تو فیق حصہ لے ذیل کے طریقوں سے
آپ اس اسلامی فقیہ کی آماری فرما سکتے ہیں۔

۱۔ اپنی آماری آدھیں کے حصہ مقرر کریں جو ماہ ماہ خبر کو پہنچا ہے۔ نیز اسکے رکن بن کر
اور اور رکن کو رکن بننے کی ترغیب کر اس کا حلقہ کار وسیع کیجئے۔
۲۔ اپنی زکوٰۃ عمدتہ و خیرات اگر سب نہیں تو اس کا بڑا حصہ دارالعلوم غزیریہ کے غریب و نادار طلباء
اور علماء و ارشاد چوں کیونکہ عطا فرمائیں جسکی تعلیم تربیت خوراک رہائش کا ذمہ فرما نصارنے لے رکھا
۳۔ آماری رسالہ میں اسلام کے خیر بادین کو خبر لا ہمارے کو اسکے مالی مصارف سے سبکدوشی میں مدد
دیتے غیر رسالہ کی اشاعت میں کر نیکی لے سنی فرمائیے کم از کم کوئی گاؤں یا شہر جس میں نہ جاتا
تو فقیہ جانے کہ رسالہ کا بار کبھی جگہ جگہ ایک کل علم تبلیغ اور مفاہم کے جانے کے برابر ہے۔

۴۔ تین یا چار مساکین غریب و مسکین جو جہاں میں ان کو تعلیم تربیت کیلئے دارالعلوم غزیریہ بھیرہ
میں بھیجیں تاکہ بری صحبت کے اثر سے بچ کر اسلام کے حقا و مہم بن سکیں۔

۵۔ اپنے جو خود دینی تعلیم کیلئے کم از کم چار سال کیلئے دارالعلوم غزیریہ میں بھیجیں چار سال میں عمومی
قابلیت کے طالب علم کو کافی استعداد حاصل ہو سکتی ہے۔ اما ان مساجد کو بھیجیں کہ وہ
خود تعلیم حاصل کریں۔ اور اپنے بچوں کو چار سالہ تصاب کیلئے بھیرہ میں بھیج دیں۔

۶۔ اہل قلم حضرات رسالہ کی تصانیف و تصانیف نہ فرمائیں اور مختصر حضرات کا فرض ہے کہ کتاب
اپنے پاس یا خرید کر کتاب خانہ خبر لا ہمارے کیلئے وقف فرمائیں تاکہ یہ صدقہ جاریہ کا کام لے
سکیں جن جن نسب کی ضرورت ہے۔ وہ بذریعہ انفار در یافت فرمائیں۔

۷۔ اپنے علاقہ میں غیر طلبہ کی تبلیغی جدید دیگر کو انت سے مطلع فرمائے تاکہ وہ اگر ذات
یہ تو خبر لا ہمارے کے مبلغین طلب فرما کر تبلیغی جاکے اور

۸۔ اگر آپ تبلیغ کر سکتے ہیں تو شعبہ تبلیغ حزب احمدیہ کے
العامل ناظم حزب احمدیہ

ایچند سالانہ
(دع)

باتمام طبع احمدیہ پریس پبلشرز غزیرہ